اطہر ہاشمی

لڑکیاں بھگانے کی سرکاری اجازت

زیادہ پرانی بات نہیں۔کوئی لڑکی اگر بھاگ جاتی تو گھروں میں بیٹھی ہوئی خواتین دانتوں تلے انگلیاں دبا لیتی تھیں اور محلے کے مردوں کی نظریں شرم سے جھک جاتی تھیں، گھر والوں کا جو حال ہوسو ہو۔شریف گھرانوں میں اب بھی لڑکی کے بھاگنے پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔لیکن روشن خیالی کی ایسی وبا چلی ہے کہ اب والدین فخریہ بتاتے ہیں کہ ''سنا! آپ نے، ہماری لڑکی بھاگ رہی ہے۔''

ستم یہ ہے کہ لڑکیوں کو بھگایا جا رہا ہے اور خواتین کے حقوق کی نام نہاد علمبردار تنظیمیں اس پر خوش بھی ہو رہی ہیں اور جو کوئی اسے برا جانے اس کی مذمت کی جا رہی ہے۔لڑکیاں دوڑ بھاگ کر بھی اور مردوں کے ساتھ نہ بھاگیں تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔خرابی تو تب پیدا ہوتی ہے جب لڑکیاں لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھاگ نکلیں۔اس کا بہت مناسب حل ہمارے صدر صاحب نے پیش کیا تھا کہ کسی کو یہ بات پسند نہیں تو وہ اپنی آنکھیں بند کر لے۔بات تو صحیح ہے۔جب والدین یا بزرگ آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو یہ نوبت آتی ہے اور اب تو یہ سرکاری حکم ہے کہ آنکھیں اور کان بند رکھو۔

پہلے لاہور میں مراتھن ریس ہوئی تو اس پر بلاوجہ کچھ لوگ اعتراض کر بیٹھے کہ لڑکیاں مردوں کی ہم راہی میں کیوں دوڑ رہی ہیں۔یہ اعتراض دیکھنے والوں ہی نے کیا ہوگا۔وہ وہاں کیا کر رہے تھے۔اس پر خوب واویلا ہوا۔ہمارے صدر صاحب نے معقول جواب بھی دے دیا کہ آنکھیں اور ٹی وی بند رکھو۔یہی بات امریکی صدر بش نے بھی کہی ہے کہ اگر والدین یہ سمجھیں کہ کوئی پروگرام فحش ہے تو ٹی وی بند کر دیا کریں۔حیرت تو اس پر ہے کہ امریکی بھی کسی پروگرام کو فحش سمجھ سکتے ہیں۔ہمیں اس پر حیرت نہیں کہ جو امریکی صدر نے کہا وہی ہمارے صدر نے بھی کہا۔ہمارے لیے تو یہ مماثلت باعث فخر ہے۔ہم اس طرح بیٹھے بٹھائے امریکہ کے ہم پلہ ہو گئے۔ہمارے کچھ نادان ہم وطن یہ نہیں سمجھ پا رہے کہ ہماری خیرخواہ اور دانشمند حکومت ہمیں آسان راستے سے امریکہ اور یورپ کا ہم پلہ بنا رہی ہے۔خطرناک ترین اسلحہ اور طاقت میں تو ہم امریکہ کا مقابلہ کرنا تو کیا بھارت سے بھی بہت پیچھے ہیں لیکن ان کے طور طریقے اپنا کر تو ان کے برابر آ سکتے ہیں۔امریکہ میں تمام معاملات اتنے مخلوط ہیں کہ مرد و زن کو پولیس بھی الگ نہیں کر سکتی۔چنانچہ اس معاملہ میں مقابلہ ہو جائے۔یہ آسان راستہ ہے۔شاید کسی نے یہ رپورٹ بھی دی ہو کہ امریکہ و یورپ کی ترقی کا راز ہی عریانیت میں ہے۔کپڑے پہننے اور اتروانے میں جو وقت ضائع ہوتا ہے' اس وقت کو قوم کی ترقی میں صرف کیا جا سکتا ہے۔لڑکیوں کے نیکر پہن کر مجمع عام میں

نمائش کی تو اب سرکاری اجازت مل گئی ہے۔لیکن قباحت یہ ہے کہ مغرب والے تو اس سے کہیں آگے جا چکے ہیں۔ہم کہاں تک اپنے کپڑے اتاریں گے اور پھر کہیں یہ نہ ہو کہ ہمیں جب اس مقام تک پہنچا دیا جائے تو مغرب والے کپڑے پہن لیں۔وہ بہت ہوشیار ہیں۔ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کپڑے اتروانے کے لیے وہ لوگ ننگے ہو گئے ہیں۔ہمارے بدن پر کپڑے ہی تو رہ گئے تھے۔لیکن ذرا سی حیرت اس پر ہوتی ہے کہ لڑکیوں کو نیکر پہنا کر مردوں کے ساتھ دوڑ لگوانے کے شائقین اور منتظمین کی اپنی بہو بیٹیاں نظر نہیں آتیں۔حالانکہ نیک کام گھر سے شروع ہوتا ہے۔

لاہور کی ریس پر احتجاج کے اثرات آزمانے کے لیے پہلوانوں کے شہر گوجرانوالہ میں اس میزائل کی آزمائش کی گئی۔حکومت کی نیت بالکل صاف تھی۔حکمران تو اپنی قوم کی غیرت کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ملا نصیرالدین کے گھر میں چور داخل ہوا اور پکڑا گیا تو اس نے یہی دلیل پیش کی تھی کہ ملا جی! میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ ہوشیار بھی ہیں یا نہیں۔کہیں ایسا نہ ہو کوئی لوٹ کر لے جائے۔گوجرانوالہ کے عوام نے ثابت کر دیا کہ وہ ابھی ہوشیار ہیں اور غیرت بھی زندہ ہے۔حکومت بھی اس پر خوش ہوگی کیونکہ وہ بھی قوم کو بیدار دیکھنا چاہتی ہے۔

اب ایک امتحان شاہینوں کے شہر سرگودھا میں لیا جا رہا ہے۔وہاں بھی مخلوط مراتھن ریس کی تیاریاں ہیں۔مناسب تو یہ تھا کہ مراتھن کا کوئی معقول ترجمہ تلاش کر لیا جاتا۔لیکن مغرب کی نقل ہی کرنی ہے اور اسی طرح اپنا قد اونچا کرنا ہے تو یونہی سہی۔بس ذرا طبیعت پر گراں گزرتا ہے۔مگر اب تو ہر محکمے، ہر ادارے کا نام ہی انگریزی میں رکھا جا رہا ہے۔ایک دو سیاسی جماعتوں کے سوا تقریباً تمام سیاسی جماعتوں کا نام انگریزی ہی میں ہے۔خود مسلم لیگ آدھی فرنگی ہے۔اسی میں بھارت سے مقابلہ کرایا ہوتا جہاں ایک انگریز سر ڈگلس ہیوم کی قائم کردہ کانگریس کے سوا باقی سب جماعتیں اپنی ہی زبان میں ہیں۔بی جے پی کا آخری ٹکڑا انگریزی میں ضرور ہے۔مسلم لیگ کی طرح لیکن وہاں پارٹی کا ترجمہ ’’دل‘‘ موجود ہے۔

سرگودھا میں پھر کسی کو کسی کا امتحان مقصود ہے۔جب یہ سطور ہوں گی، نتیجہ آ چکا ہوگا*۔سرگودھا کے ناظم نے تو مخلوط دوڑ منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا لیکن پنجاب کے وزیر کھیل کہتے ہیں کہ ناظم کو اس کا اختیار نہیں اور ہم سرگودھا کی لڑکیوں کو مردوں کے ساتھ بھگا کر رہیں گے۔گورنر پنجاب بھی اس پر مصر ہیں۔ہمیں مرحوم سلطان راہی کی فلمیں بہت پسند تھیں مگر اب ہاتھوں میں گنڈاسہ ہے نہ کلہاڑا۔

---

* گوجرانوالہ کے غیرت مند مسلمانوں کے احتجاج اور ملک بھر کی دینی قوتوں کے اعلانِ مزاحمت کے بعد حکومتِ پنجاب نے مخلوط دوڑ ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔جبکہ غیرت مند مسلمان بیٹیوں نے بھی ایسی دوڑ میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔(ادارہ)

سرگودھا کبھی شاہینوں کا شہر کہلاتا تھا۔اب پتہ نہیں کیا صورتحال ہے۔وہاں کے شاہین شاید قصرِ سلطانی کے گنبد میں جا بیٹھے۔۱۹۶۵ء کے بعد ایک بار پھر یہ پرسکون اور سرسبز وشاداب شہر عالمی خبرنامے کا حصہ بننے والا ہے۔کہتے ہیں کہ رانجھا بھی یہیں سے جھنگ گیا تھا اور ہیر کے ساتھ دوڑ لگائی تھی۔دوڑ تو مرزا نے صاحباں کے ساتھ بھی لگائی تھی لیکن رانجھا کے معاملے میں کیدو اور مرزا،صاحباں کے درمیان صاحباں کے بھائی آ گئے تھے۔ان کی غیرت کا تقاضا تھا کہ وہ یہ دوڑ نہ ہونے دیں۔اب دیکھئے سرگودھا میں کیا ہوتا ہے کیونکہ حافظ حسین احمد اور لیاقت بلوچ بیچ میں آ رہے ہیں۔حافظ صاحب کہتے ہیں کہ لڑکیاں بھلے چہار دیوار کے اندر دوڑ لگائیں' ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن سرعام اور مردوں کے ساتھ ہم دوڑ نے کی اجازت نہیں دیں گے۔

لیجیے! بھلا چہار دیوار کے اندر اور اپنی ہم جنسوں میں دوڑ لگائی تو حکمرانوں کو کیا مزہ آئے گا۔یہ تو سارا تماشا ہی مردوں کو محظوظ کرنے کا ہے اور عورت اب بھی اس بات کو نہیں سمجھی کہ اسے سامان تفریح بنایا جارہا ہے۔مغرب کی عورت مساوات کے پرفریب نعرے کا شکار ہو کر پچھتا رہی ہے۔ہماری عورتوں کو بہت بعد میں عقل آئے گی' جب وہ دوڑ دوڑ کر تھک جائیں گی۔خدانہ کرے مغرب کی طرح وہ مرحلہ آئے جب عورت کو بیوی بننے کے حق دیئے بغیر ماں بنا دیا جائے اور اسے روشن خیالی،لبرل ازم باور کرایا جائے۔

پاکستان کی پہلی اور اب تک آخری خاتون وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے تو سیاست کی میراتھن ریس میں حصہ لیا تھا۔اس کے لیے اپنے بھائی اور انکل لغاری کو بھی قربان کیا۔لیکن وہ بطور وزیراعظم کہا کرتی تھیں کہ ہمیں علامہ اقبال کا اسلام چاہیے۔کاش!انہوں نے علامہ اقبال کو پڑھ بھی لیا ہوتا۔کم از کم یہی جان لیتیں کہ عورت کے بارے میں علامہ کے کیا خیالات ہیں۔عورت اور تعلیم کے عنوان سے ان کے تین شعر استفادۂ عام کے لیے پیش کر دیتے ہیں:

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ اموت
ہے حضرت انساں کے لیے اس کا ثمر موت
جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق ومحبت کے لیے علم و ہنر موت

خبر لیجیے! زن' نازن ہوتی جارہی ہے۔روشن خیالی کے پردے میں اسے اس تباہی سے بچا لیجیے۔اپنے گھر ہی میں دوڑا لیں۔یہ کیسے والدین ہیں جو اپنی بچیوں کو مردوں کی ہوس ناک نظروں کا نشانہ بنانے کے شوق میں مبتلا ہیں۔

(مطبوعہ:''تکبیر''۔۱۳/اپریل ۲۰۰۵ء)